مگر میں آپ سے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر یہودیوں نے دنیا بھر کے ملکوں میں منتشر ہو جانے کے باوجود اپنے لیے کوشر (KOSHER) گوشت کا انتظام کیا اور اپنے اس حق کو تسلیم کرا لیا کہ وہ اپنے لیے جانور اپنے طریقہ پر ذبح کریں گے، تو آخر آپ ہزاروں کی تعداد میں یہاں رہتے ہوئے اپنے لیے حلال گوشت کا انتظام کیوں نہیں کرتے اور خواہ مخواہ کی تاویلوں سے جھٹکے کے گوشت کو اپنے لیے حلال کرنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۷ - اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کا مسئلہ

"کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس زمانے کے یہودی اور عیسائی اہل کتاب میں شمار ہو سکتے ہیں؟ کیا ایک مسلمان اس زمانے کی ایک یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کر سکتا ہے؟ اگر نہیں تو آپ قرآن کی اُس آیت کی کیا توجیہ کریں گے جو اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنے کو جائز قرار دیتی ہے؟"

جواب: - اس زمانے کے یہودیوں اور عیسائیوں کے مذہب میں کوئی نئی بات ایسی نہیں پائی جاتی جو نزولِ قرآن کے زمانے میں ان کے اندر موجود نہ رہی ہو۔ اس وجہ سے یہ اب بھی اہل کتاب ہی ہیں۔ رہا ان سے شادی کرنے کا تعلق تو اس کے بارے میں آپ تین باتوں کو ملحوظ رکھیں۔

ایک یہ کہ قرآن میں اجازت دی گئی ہے حکم نہیں دیا گیا ہے

دوسرے یہ کہ جن عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت دی گئی ہے ان کے لیے ایک شرط تو یہ لگائی گئی ہے کہ وہ محصنات (یعنی باعصمت) ہوں۔ اور دوسری شرط یہ کہ ان سے خفیہ یا علانیہ ناجائز تعلقات پیدا نہ کیے جائیں اور شادی کر کے اُن کی خاطر اپنے ایمان اور اپنی آخرت کو خطرے میں نہ ڈالا جائے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جو کام شرعاً جائز ہیں اُن پر عمل کرنے سے پہلے آدمی کو اپنے زمانے کے حالات اور ماحول پر نگاہ ڈال کر یہ ضرور دیکھ لینا چاہیے کہ آیا اس زمانے اور اس ماحول میں یہ کام کرنے سے کوئی قباحت تو پیدا نہیں ہوگی۔ اب آپ دیکھیے کہ امریکہ، کینیڈا اور یورپ میں جو عورتیں پائی جاتی ہیں، وہ اصطلاحاً (TECHNICALLY) تو اہل کتاب ضرور ہیں، لیکن ان میں بہت کم تعداد ایسی عورتوں کی ہے جو صحیح معنوں میں اہل کتاب ہوں۔ یعنی خدا اور رسول اور کتابوں اور آخرت پر ایمان رکھتی ہوں۔ پھر جو ایسی ہیں بھی ان پر محصنات ہونے کا اطلاق مشکل ہی سے ہو سکتا ہے۔ اب رہا زمانے اور حالات کا معاملہ تو ان ممالک میں رہتے ہوئے کسی یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنے کے معنی یہ ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو نہیں تو اپنی آئندہ نسل کو غیر مسلم معاشرے میں